# علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ اور ان کی سیاسی جدوجہد

رانا جاوید رفیق، لاہور

علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک تحریک اور ایک فکر کا نام تھا۔ پاکستان کے علاوہ پورا عالم اسلام ان کے نام اور فکر سے آشنا تھا۔ جہاں پاکستان اور عالم اسلام میں ان کے چاہنے والوں کا ایک وسیع حلقہ موجود تھا وہاں ان کی فکر اور سوچ سے اختلاف کرنے والے لوگ بھی موجود تھے۔

۱۹۶۷ء میں جب آپ مدینہ یونیورسٹی سے پاکستان آئے تو صرف اہل حدیث کے ایک عالم دین کے طور پر پہچانے جانے لگے وہ دور ایوب خان کے مارشل لاء کا دور تھا۔ اقبال پارک میں عید کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ شہیدؒ نے اپنی سیاسی زندگی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ آپ نے اپنی پہلی سیاسی تقریر میں ہی لولی لنگڑی جمہوریت کو مارشل لاء سے بہتر قرار دیا۔ علامہ نے پاکستان میں تحریر و تقریر اور بنیادی انسانی حقوق پر پابندیاں دیکھیں تو حریت فکر کے علمبرداروں کے ساتھ جدوجہد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ علامہ کی تمام زندگی اسلام اور جمہوریت کے لیے وقف ہوگئی۔ علامہ فرمایا کرتے تھے اس ملک کی تقدیر اسلام اور جمہوریت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر ان دونوں میں کسی ایک کو نقصان پہنچا تو وہ پاکستان کا نقصان ہوگا۔ لیکن وقت کے آمران کی بات نہ سمجھ سکے اور ۱۹۷۱ء میں تمام جمہوری اصولوں کو پامال کردیا گیا جس کے نیتجہ میں پاکستان دو لخت ہوگیا۔ جو علامہ کی زندگیؒ کا سب سے بڑا المیہ تھا۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں علامہ صاحب کی جدوجہد پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے کہ جب قومی اتحاد کی تحریک کے اکثر مرکزی راہنما پس دیوار زنداں جاچکے تھے اور تحریک کے وابستگان مایوسی کا شکار تھے اس وقت علامہ نے مسجد شہداء میں جمعۃ المبارک کے ولولہ انگیز خطبات سے اس دم توڑتی تحریک کو دوبارہ زندہ کردیا جس کا اعتراف تحریک کے قائدین کو آج بھی ہے۔ مسلم مسجد سے لے کر مسجد شہداء اور موچی دروازہ سے لے کر مال روڈ تک علامہ کی آواز ایک ایسے رہبر کے طور پر لوگوں کی راہنمائی کرتی رہی جسے اپنی منزل کے حصول کا پختہ یقین ہو۔ لیکن افسوس کہ ناعاقبت اندیش راہنماؤں کی ناسمجھ نے کروڑوں پاکستانیوں کے ساتھ ساتھ علامہ کو بھی انتہائی مایوس کیا۔

۱۹۷۷ء کے مارشل لاء کے بعد جب جنرل ضیاء الحق نے اسلام کو اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال کیا تو علامہ احسان الٰہی ظہیر ضیاء الحق کے ایک سخت ترین مخالف کے طور پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ علامہ کہا کرتے تھے کہ جنرل ضیاء الحق کے ساتھ سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ

اس نے اپنے اقتدار کے لیے اسلام کو بدنام کیا ہے۔ یہ شخص پاکستان کے بنیادی نظریہ و اساس "اسلام اور جمہوریت" کا قاتل ہے۔ تحریک بحالی جمہوریت کے دوران بقول نواب زادہ نصراللہ خان علامہ کی آواز مایوس اور کمزور عوام کو طاقتور آمر کے خلاف لڑنے کا حوصلہ دیتی تھی۔

اس بات سے کوئی اختلاف کرے یا اتفاق لیکن حقیقت یہ ہے کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے پاکستان کے اہل حدیثوں کو جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ اسے ملک کی بڑی دینی و سیاسی قوت کے طور پر منوایا۔ خیبر سے لے کر کراچی تک علامہ احسان الٰہی ظہیر جنرل ضیاء الحق کے غیراسلامی اور غیرجمہوری ہتھکنڈوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ۱۹۸۶ء میں جب جنرل ضیاء الحق نے امیرالمومنین بننے کے لیے جونیجو حکومت کے خلاف شریعت بل کا شوشہ چھوڑا تو جماعت اسلامی سمیت بہت سی مذہبی جماعتیں اور راہنما جنرل ضیاء الحق کے فریب میں آگئے لیکن علامہ مرحوم اسلام کے سچے شیدائی کے طور پر میدان میں کود پڑے۔ انہوں نے روزنامہ جنگ کی عوامی عدالت میں اپنے دلائل سے ثابت کیا کہ جنرل ضیاء الحق اور شریعت بل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

آپ اس ملک میں اجتہادی تحریک کے علمبردار تھے۔ بقول پروفیسر وارث میر مرحومؒ علامہ کہا کرتے تھے میرا مسلک، میری فکر انسانوں کو انسانوں کی فکری غلامی سے نجات دلانا ہے قرآن وسنت مسلمانوں کی مشترکہ متاع عزیز ہے جس پر تمام مسلمانوں کو متحد کیا جاسکتا ہے اسی کی روشنی میں مسلمانوں کے تمام مسائل پر اجتہاد کیا جانا چاہیے۔ علامہ کی طرف سے شریعت بل کی انتہائی شدت اور جوش وخروش سے مخالفت میں یہی جذبہ کارفرما تھا کہ شریعت بل میں اجتہاد کا دروازہ بند کردیا گیا ہے اور پاپائیت کے فروغ کے لیے کوشش کی گئی ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ پاکستان کے مسلمانوں کو ایک ایسا دستور دینا چاہتے تھے جو قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے مسائل کا صحیح حل پیش کر سکے۔ شریعت بل کے خلاف علامہ شہیدؒ کی جدوجہد نے ان کو صحیح معنوں میں پاکستانی عوام کا راہ نما بنا دیا تھا۔ اب وہ صرف جمعیت اہل حدیث کے لیڈر نہ تھے بلکہ حریت فکر کے ہر داعی کے لیے روشنی کا مینار تھے۔ لیکن افسوس کہ اسلام اور جمہوریت کے دشمنوں نے علامہ کو شہید کرنے کی سازشیں شروع کر دیں۔ اور بلاخر ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو اسلام اور جمہوریت کا علمبردار ایک گھناؤنی سازش کا شکار ہوا آپ کے جلسے میں بم کا دھماکہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں آپ کے رفقاء مولانا حبیب الرحمن یزدانیؒ مولانا عبدالخالق قدوسیؒ اور مولانا محمد خان نجیب وغیرہ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ جبکہ آپ موت وحیات

کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو ریاض کے ملٹری ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ تشدد اور نفرت کے سوداگروں نے ملت کی عزیز ترین متاع چھین لی۔ علامہ شہید کے چاہنے والوں کی طویل جدوجہد کے باوجود علامہ کے قاتل کیفر کردار کو نہ پہنچ سکے۔


امام الدعوۃ السلفیۃ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

کی

معرکۃ الآراء اور نامور تصنیف

اردو

# الوسیلۃ

اعداد و تقدیم

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہے

ناشر

ادارہ ترجمان السنۃ

۴۷۵۔ شادمان کالونی، لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور